رسالہ نمبر: 28

امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

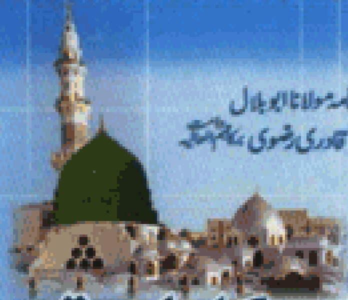

نمازِ جنازہ کا طریقہ

(حنفی)

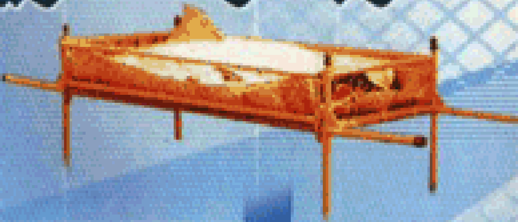

اس رسالے میں۔۔۔

- حکایات۔۔۔
- جنتی کا جنازہ۔۔۔
- جنازہ کی دعائیں۔۔۔
- غائبانہ نمازِ جنازہ۔۔۔
- خودکشی والے کا جنازہ۔۔۔
- کافر کی جنازہ۔۔۔
- بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ۔۔۔

مکتبۃ المدینہ
4921389-90-91
2314045-2203311، 2201479
Email:maktaba@dawateislami.net / www.dawateislami.net / www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نمازِ جنازہ کا طریقہ (حَنَفی)

دُرود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سُلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رَحْمٰن عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، ''جو مجھ پر ایک بار دُرود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے **ایک قیراط** اَجر لکھتا ہے اور قیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔

(مُصَنَّف عبدالرزاق ج ۱، ص ۵۱، حدیث ۱۵۳، دار الکتب العلیمہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَلی کے جنازہ میں شرکت کی بَرَکت

ایک شَخص حضرتِ سیِّدُ نا سَرِی سَقَطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازہ میں شریک ہوا۔ رات کو خواب میں حضرت سیِّدُ نا سَرِی سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زِیارت ہوئی تو پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عزوجل نے میری اور میرے جنازے میں شریک ہو کر نَمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفِرت فرمادی۔ اُس نے عَرض کی، یاسَیِّدی! میں نے بھی آپ کے جنازے میں شریک ہو کر نَمازِ جنازہ پڑھی تھی۔ تو آپ نے ایک فِہرست نکالی مگر اُس شَخص کا نام شامل نہ تھا، جب غور سے دیکھا تو اُس کا نام حاشِیہ پر موجود تھا۔ (شَرْحُ الصُّدور ص ۲۷۹ دار الکتاب العربی بیروت)

عقیدت مندوں کی بھی مغفرت

حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کو اِنتِقال کے بعد قاسم بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عزوجل نے مجھے بَخش دیا اور ارشاد فرمایا، بِشر! تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بَخش دیا۔ تو میں نے عَرض کی، یا ربّ عزوجل مجھ سے مَحَبَّت کرنے والوں کو بھی بَخش دے۔ تو اللہ عزوجل کی رَحمت مزید جوش پر آئی اور فرمایا، قِیامت تک جو تم سے مَحَبَّت کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بَخش دیا۔ (شَرْحُ الصُّدور ص ۲۷۵ دار الکتاب العربی بیروت)

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے ولی کے دَر کا گدا خالِق نے مجھے یوں بَخش دیا، سُبحٰن اللہ سُبحٰن اللہ (عزوجل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اللہ والوں (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے نِسبت باعثِ سعادت، ان کا ذِکرِ خَیر باعثِ نُزُولِ رَحمت، ان کی صُحبت دو جہاں کیلئے بابَرَکت، ان کے مزارات کی زِیارت تِریاقِ اَمراضِ مَعصیّت اور ان کی عقیدت ذَرِیعۂ نَجاتِ آخِرت ہے۔ الحمدللہ عزّوجل ہمیں بھی اَولیائے کِرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے عقیدت اور ولیِ کامل حضرت سیِّدُنا بِشرِ حافی رحمۃ اللہ الکافی سے مَحَبّت ہے، یااللہ عزّوجل! ان کے صَدْ قے ہماری بھی مغفِرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِ الاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بِشرِ حافی سے ہمیں تو پیار ہے اِن شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

کَفَن چور

ایک عورَت کی نَمازِ جنازہ میں ایک کفن چور بھی شامِل ہو گیا اور قبرِستان ساتھ جا کر اُس نے قَبْر کا پتا محفوظ کرلیا۔ جب رات ہوئی تو اس نے کفن چُرانے کیلئے قَبر کھود ڈالی۔ یکا یک مرحومہ بول اُٹھی، سُبْحٰنَ اللّٰہ عزّوجل! ایک مغفور (یعنی بخشش کا حقدار) شخص مغفورہ (یعنی بخشی ہوئی) عورَت کا کفن چُراتا ہے! سُن، اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفِرت کر دی اور اُن تمام لوگوں کی بھی جنہوں نے میرے جنازے کی نَمازِ پڑھی اور تُو بھی اُن میں شریک تھا۔ یہ سُن کر اُس نے فوراً قبر پر مٹّی ڈال دی اور سچّے دِل سے تائِب ہو گیا۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۲۰۱ دارالکتاب العربی بیروت)

شُرَکائے جنازہ کی بخشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے! نیک بندوں کی نَمازِ جنازہ میں حاضِری کس قدر سعادتمندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نِکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شِرکت کرتے رَہنا چاہئے، ہوسکتا ہے کسی نیک بندہ کے جنازے میں شُمُولیّت ہمارے لئے سامانِ مغفِرت بن جائے۔ خدائے رَحمٰن عزّوجل کی رَحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفِرت فرما دیتا ہے تو اُس کے جنازہ کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شُرَکائے جنازہ کی بخشش کر دی جائیگی۔''

(شُعَب الایمان، ج۷، ص۷، حدیث ۹۲۵۸، دارالکتب العلمیہ بیروت)

قَبْر میں پہلا تحفہ

سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، مومن جب قبر میں داخِل ہوتا ہے تو اس کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کی نَمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفِرت کر دی جاتی ہے۔

(کنزالعمّال، ج۱۵، ص۵۹۵)

جنّتی کا جنازہ

میٹھے میٹھے آقا مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمانِ عاقیت نشان ہے، جب کوئی جنّتی شخص فوت ہوجاتا ہے، تو اللہ عزّ وجل حیا فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اس کا جنازہ لیکر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی ۔

(الفردوس بماثور الخطاب ج ا ص ۲۸۲ حدیث ۱۱۰۸)

جنازہ کا ساتھ دینے کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا داوٗد علیٰ نبِیِّنا وعلیہِ الصّلوٰۃ والسّلام بارگاہِ خداوندی عزّ وجل میں عَرض کرتے ہیں، یا اللہ عزّ وجل! جس نے مَحض تیری رِضا کیلئے جنازہ کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس دِن وہ مرے گا تو فرِشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفِرت کروں گا۔ (شَرحُ الصّدور ص ۱۰۱ دارلکتاب العربی بیروت)

اُحُد پہاڑ جتنا ثواب

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی نے کہا کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حُصولِ ثواب کی نیّت سے) اپنے گھر سے جنازہ کے ساتھ چلے، نَمازِ جنازہ پڑھے اور دَفن تک جنازہ کے ساتھ رہے اُس کے لئے دو قیراط ثواب ہے جس میں سے ہر قیراط اُحُد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صِرف جنازہ کی نَماز پڑھ کر واپس آجائے (اور تدفین میں شریک نہ ہو) تو اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔

(صحیح مسلم ج ا ص ۳۰۷ طبعة افغانستان)

نمازِ جنازہ باعث عبرت ھے

حضرتِ سیدنا ابوذرِّ غِفاری رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد ہے، مجھ سے سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا، قبروں کی زِیارت کرو تاکہ آخِرت کی یاد آئے اور مُردہ کو نہلاؤ کہ فانی جِسم (یعنی مُردہ جسم) کا چھونا بہت بڑی نصیحت ہے اور نمازِ جنازہ پڑھو تاکہ یہ تمہیں غمگین کرے کیوں کہ غمگین انسان اللہ عزّ وجل کے سائے میں ہوتا ہے اور نیکی کا کام کرتا ہے۔

(المستدرَک لِلحاکم ج ا ص ۱۱ حدیث ۱۴۳۵ دارالمعرفة بیروت)

مَیِّت کو نَہلانے وغیرہ کی فضیلت

حضرتِ مولائے کائنات، سیِّدُنا علی المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وجہہُ الکریم سے رِوایت ہے کہ سلطانِ دو جہان، شَہَنشاہِ کون و مکان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ جو کسی مَیِّت کو نَہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اُٹھائے، نَماز پڑھے اور جو ناقِص بات نظر آئے اُسے چُھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دِن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (سُنن ابنِ ماجہ ج۲ ص ۲۰۱ حدیث ۱۴۶۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

جنازہ دیکھ کر کہیئے

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا سُلوک فرمایا؟ کہا، ایک کلمہ کی وجہ سے بَخش دیا جو حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ جنازہ کو دیکھ کر کہا کرتے تھے، سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ (یعنی وہ ذات پاک ہے جو زِندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی) لہٰذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی کہا کرتا تھا اس کلمہ (کہنے) کے سبب اللہ عزوجل نے مجھے بَخش دیا۔

(مُلَخَّصا اِحیاء العلوم ج۵ ص ۲۶۶ دار صادع بیروت)

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے

نمازِ جنازہ فرضِ کِفایہ ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کرلے تو سب بَرِیُّ الذِّمَّہ ہو گئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے (فتاویٰ تاتار خانیہ ج۲ ص ۱۵۳) اِس کے لئے جماعت شَرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۲) اس کی فرضیّت کا اِنکار کُفر ہے۔ (فتاویٰ تاتار خانیہ ج۲ ص ۱۵۳)

نمازِ جنازہ میں دو رُکن اور تین سُنَّتیں ہیں

دو رُکن یہ ہیں۔

۱﴾ چار بار اللہ اکبر کہنا،

۲﴾ قیام۔

اس میں تین سنتِ مؤکدہ یہ ہیں۔

۲﴾ ثَناء،

۲﴾ دُرود شریف،

۲﴾ مَیِّت کیلئے دُعاء۔ (دُرِّمُختار معہ ردالمحتار ج ۳ ص ۱۲۴)

نمازِ جنازہ کا طریقہ (حَنَفِی)

مُقتدی اِس طرح نیّت کرے، ''میں نیت کرتا ہوں اِس جنازہ کی نَماز کی، واسطے اللہ عزّ وجل کے، دُعا اِس میت کیلئے، پیچھے اِس امام کے۔'' (فتاویٰ تاتار خانیه ج۲ ص ۱۵۳) اب امام ومُقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں اور ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے تک باندھ لیں اور ثَناء پڑھیں۔ اس میں وَتَعَالیٰ جَدُّکَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَآ اِلٰـهَ غَيْرُکَ پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہیں، پھر دُرودِ ابراہیم پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہیں اور دُعا پڑھیں (امام تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مُقتدی آہستہ۔ باقی تمام اَذکار امام ومُقتدی سب آہستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

(حاشية الطحطاوی ص ۵۸۴)

صَلُّوْ عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ مُحَمَّد

بالغ مَرد و عورَت کے جَنازہ کی دُعاء

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ط

اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَه مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَه مِنَّا فَتَوَفَّه عَلَى الْاِيْمَانِ ط

ترجمہ: الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے ہر حاضر اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زِندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اُس کو ایمان پر موت دے۔

نابالغ لڑکے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط

ترجمہ: الٰہی اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے اور اس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

نابالغ لڑکی کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَافَرَطًاوَّاجْعَلْھَا لَنَآ اَجْرًاوَّذُخْرًاوَّاجْعَلْھَا لَنَاشَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً ط

ترجمہ :الٰہی اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اوراس کو ہمارے لئے اجر (کا موجب) اور وَقت پر کام آنے والی بنادے اوراس کو ہماری سفارش کرنے والی بنادے اوروہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

(مشکوٰۃُ المصابیح ص ۱۴۶ ، فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۴)

جُوتے پر کھڑے ہوکر جنازہ پڑھنا

بعض لوگ جُوتا پہنے اور بہت سے لوگ جُوتے پر کھڑے ہوکر نَمازِ جنازہ پڑھتے ہیں۔ اگر جُوتا پہنے نَماز پڑھی تو جُوتا اوراس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور اگر جوتے پر کھڑے ہوکر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔(حاشیۃ الطحطاوی ص ۵۸۲) اِحتیاط اسی میں ہے کہ جوتے پر کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھی جائے ،فرش پر کھڑے ہو جایئے چاہیں تو اپنی جیب کا رومال پاؤں کے نیچے بچھا لیجئے۔

غائبانہ نَمازِ جنازہ

مَیِّت کا سامنے ہونا ضروری ہے،غائبانہ نَمازِ جنازہ نہیں ہوسکتی۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج ۳ص ۱۲۳) مُستَحَب یہ ہے کہ امام مَیِّت کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۵۸۳)

چند جنازوں کی اِکٹّھی نَماز کا طریقہ

چند جنازے ایک ساتھ بھی پڑھے جاسکتے ہیں اس میں اِختِیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے سامنے ہو یا قِطار بند۔یعنی ایک کے پاؤں کی سیدھ میں دوسرے کا سر ہانا اور دوسرے کے پاؤں کی سیدھ میں تیسرے کا سر ہانا وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اِسی پر قِیاس کیجئے)۔ (بہارِ شریعت حصّہ۴، ص ۱۵۷ مدینۃ المرشِد بریلی شریف)

جنازہ میں کتنی صَفیں ہوں؟

بہتر یہ ہے کہ جنازے میں تین صَفیں ہوں کہ حدیثِ پاک میں ہے،جس کی نَماز (جنازہ) تین صَفوں نے پڑھی اُس کی مغفِرت ہو جائے گی (جامع ترمذی ج ۱ ص ۲۲) اگر کُل سات ہی آدمی ہوں تو ایک امام بن جائے اب پہلی صَف میں تین کھڑے ہو جائیں دوسری میں دو اور تیسری میں ایک (غنیۃ المستملی ص ۵۴۱) جنازے میں پچھلی صَف تمام صَفوں سے اَفضل ہے۔

(دُرِّمختار معہ ردُّ المحتار ج ۳ ص ۱۳۱)

جنازے کی پوری جَماعت نہ ملے تو؟

مسبوق (یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہوگئیں وہ) اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اَندیشہ ہو کہ دُعاء وغیرہ پڑھے گا تو پوری کرنے سے قبل لوگ جنازے کو کندھے تک اُٹھالیں گے تو صِرف تکبیریں کہہ لے دُعاء وغیرہ چھوڑ دے (غُنیة المستملی ص ۵۳۸) چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا وہ (جب تک امام نے سلام نہیں پھیرا) شامِل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار ''اَللّٰہُ اَکبَر'' کہے (دُرِّمختار معہ رَدُّ المحتار، ج ۳ ص ۱۳۶) پھر سلام پھیر دے۔

پاگل یا خود کُشی والے کا جنازہ

جو پیدائشی پاگل ہو یا بالغ ہونے سے پہلے پاگل ہو گیا ہو اور اسی پاگل پن میں موت واقع ہوئی تو اُس کی نمازِ جنازہ میں نابالغ کی دُعا پڑھیں گے (ماخوذ از حاشیة الطحطاوی ص ۵۸۷) جس نے خود کُشی کی اُس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔(دُرمختار ج ۳ ص ۱۰۸)

مُردہ بچّے کے احکام

مسلمان کا بچّہ زِندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصّہ باہَر ہونے کے وَقت زِندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کو غُسل وکفن دیں گے اور اس کی نَماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دَفن کر دیں گے۔ اس کیلئے سنّت کے مطابق غسل وکفن نہیں ہے اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی۔ سَر کی طرف سے اکثر کی مقدار سَر سے لیکر سینے تک ہے۔ لہٰذا اگر اس کا سر باہَر ہوا تھا اور چیختا تھا مگر سینے تک نکلنے سے پہلے ہی فوت ہو گیا تو اس کی نماز نہیں پڑھیں گے۔ پاؤں کی جانب سے اکثر کی مقدار کمر تک ہے۔ بچّہ زِندہ پیدا ہوا یا مُردہ یا کچّا گر گیا اس کا نام رکھا جائے اور قِیامت کے دِن اُٹھایا جائے گا۔(دُرِّمختار، رِدُّالمحتار، ج ۳ ص ۱۵۲)

جنازہ کو کندھا دینے کا ثواب

حدیثِ پاک میں ہے، جو جنازے کو چالیس قدم لیکر چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے (الطَبَرانی فی الاوسط ج ۴ ص ۲۶۰ حدیث ۵۹۲۰ دارالکتب العلمیة بیروت) نیز حدیث شریف میں ہے، جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عزّوجلّ اُس کی حَتمی (یعنی مستقِل) مغفِرت فرما دے گا۔ (الجوھرة النیرة ج ۱ ص ۱۳۹)

جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ

جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے (تاتارخانیہ ج ۲ ص ۱۵۰) سنّت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ (ایضاً) پوری سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سر ہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سر ہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۶۰۴) بعض لوگ جنازے کے جُلوس میں اِعلان کرتے رہتے ہیں، دو دو قدم چلو! ان کو چاہئے کہ اس طرح اعلان کیا کریں، "ہر پائے کو کندھے پر لے دس دس قدم چلئے۔"

بچّہ کا جنازہ اُٹھانے کا طریقہ

چھوٹے بچّے کے جنازے کو اگر ایک شَخص ہاتھ پر اُٹھا کر چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں۔ (البحرالرائق ج ۲ ص ۳۳۵) عورتوں کو (بچہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا ناجائز و ممنوع ہے۔ (دُرِّمختار معہ ردُّ المحتار ج ۳ ص ۱۶۲)

نمازِ جنازہ کے بعد واپسی کے مسائل

جو شخص جنازے کے ساتھ ہو اُسے بغیر نماز پڑھے واپَس نہ ہونا چاہئے اور نماز کے بعد اَولیائے میّت (یعنی مرنے والے کے سرپرستوں) سے اجازت لیکر واپس ہو سکتا ہے اور دَفن کے بعد اجازت کی حاجت نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۵)

کیا شوہر بیوی کے جنازے کو کندھا دے سکتا ہے ؟

شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قبر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ صِرف غُسل دینے اور بلا حائل بدن کو چھونے کی مُمانعت ہے (دُرِمختار معہ ردّالمحتار ج ۳ ص ۱۰۵) عورت اپنے شوہر کو غُسل دے سکتی ہے۔ (دُرِمختار معہ ردّالمحتار ج ۳ ص ۱۰۷)

کافر کا جنازہ

مُرتَد یا کافر کی نمازِ جنازہ اور جُلوسِ جنازہ میں جائز و کارِ ثواب سمجھ کر شریک ہونا کُفر ہے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، اگر اس اِعتِقاد سے جائے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے تو کافر ہو جائے گا اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا، اگر کافر کا جنازہ آتا ہو تو ہٹ کر چلنا چاہئے کہ شیطان آگے آگے آگ کا شعلہ ہاتھ میں لئے اُچھلتا کودتا خوش ہوتا ہوا چلتا ہے کہ میری محنت ایک آدمی پر وُصول ہوئی۔ (ملفوظات حصّہ چہارم ص ۳۵۹ حامد اینڈ کمپنی مرکزالاولیاء لاہور)

نکاح ٹوٹ گیا!

دُنیاوی طَمع سے کسی مُرتَد یا کافِر کی نمازِ جنازہ پڑھنا حرامِ قَطْعی اور شدید حرام ہے اور دِینی طور پر اسے کارِ ثواب اور مُرتَد یا کافِر کو نمازِ جنازہ اور دُعائے مغفِرت کا مستحق جان کر ایسا کیا تو یہ خود مسلمان نہ رہا اس کا نِکاح بھی ٹوٹ گیا، اسے تجدید اسلام و تجدیدِ نکاح کرنا چاہیے۔ (مُلخص از فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۱۷۳ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

اللہ تبارک وتعالیٰ سُورۃُ التّوبہ کی آیت نمبر ۸۴ میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَلا تصلِّ عَلیٰ احدٍ منھمْ مات اَبدًا و لا تقم علیٰ قبرہٖ ط اِنھم کفرُوْا بِاللّٰہ ورسولہٖ وماتُوا وھم فٰسِقون

ترجمۂ کنزالایمان : اور ان میں سے کسی کی میّت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق (کُفر) ہی میں مرگئے۔

صدرُالافاضل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیّد محمد نعیم الدّین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں، ”اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافِر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافِر کی قبر پر دفن و زیارت کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔

(خزائن العرفان ص ۳۲۱ رضا اکیڈمی بمبئی)

کُفّار کی عیادت مت کرو

حضرتِ سیّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے کہ سردارِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مرجائیں تو جنازے میں حاضر نہ ہو۔ (سنن ابنِ ماجہ حدیث ۹۲ ج ۱ ص ۷۰)

خاموشی بغیر سلطنت کی ہیبت ہے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفِرت

یکم شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ